سوال

(91)نکاح حلالہ کی تعریف اور حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کی نظر میں نکاح حلالہ کے متعلق شریعت کی کیا رائے ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے یہ سمجھ لینا بہتر ہے کہ نکاح حلالہ کیا چیز ہے ؟ نکاح حلالہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے یعنی اسے طلاق دیتا ہے پھر رجوع کرلیتا ہے پھر طلاق دیتا ہے پھر رجوع کرلیتا ہے پھر تیسری مرتبہ طلاق دے دیتا ہے ۔ اب یہ عورت جسے اس کے شوہر نے تین طلاقیں دی ہیں اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے مرد سے بسنے کی نیت سے نکاح نہ کرلے وہ اس سے ہم بستری کرے اور پھر موت طلاق یا فسخ کے ذریعے اس سے جدا ہوجائے ۔ تب یہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہوگی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ۔

الطَّلٰقُ مَرَّتٰنِ فَاِمساکٌ بِمَعروفٍ اَو تَسریحٌ بِاِحسٰنٍ وَلا یَحِلُّ لَکُم اَن تَاخُذوا مِمّا ءاتَیتُموهُنَّ شَیـًٔا اِلّا اَن یَخافا اَلّا یُقیما حُدودَ اللَّهِ فَاِن خِفتُم اَلّا یُقیما حُدودَ اللَّهِ فَلا جُناحَ عَلَیهِما فیمَا افتَدَت بِهِ تِلکَ حُدودُ اللَّهِ... ۲۲۹ ...البقرة

"یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں پھر یا تو اچھائی کے ساتھ روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے"َ ۔ ۔ ۔ پھر اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے تو اب (وہ عورت) اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ اس کے سوا کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرلے "پھر اگر وہ بھی (کبھی اپنی مرضی سے) طلاق دے دے تو ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملنے میں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ یہ جان لیں کہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے ۔ "اب اگر لوگوں میں سے کوئی شخص تیسری طلاق یافتہ عورت سے اس نیت سے نکاح کرے کہ جب وہ اسے پہلے شوہر کے لیے حلال کردے گا تو اسے طلاق دے دے گا یعنی جب اس سے (نکاح کے بعد) ہم بستری کرلے گا تو اسے طلاق دے دے گا اور پھر وہ عورت عدت پوری کر کے پہلے شوہر کی طرف لوٹ جائے گی تو ایسا نکاح فاسد وباطل ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور کرانے دونوں پر لعنت فرمائی ہے اور حلالہ کرنے والے کو ادہار کے سانڈ کا نام دیا ہے ۔

یہ نکاح حلالہ دو صورتوں پر مشتمل ہے ۔

پہلی صورت یہ ہے کہ عقد نکاح پر حلالے کی شرط لگائی جائے شوہر کے لیے کہا جائے کہ ہم اپنی بیٹی کی تیرے ساتھ اس شرط پر شادی کر رہے ہیں کہ تم اس سے ہم بستری کر کے اسے طلاق دے دو گے ۔

دوسری صورت یہ ہے کہ (نکاح سے پہلے) ایسی کوئی شرط تو نہ لگائی جائے البتہ حلالے کی صرف نیت موجود ہو اور نیت بعض اوقات شوہر کی طرف سے ہوتی اور بعض اوقات شوہر اور اس کے اولیاء کی طرف سے۔ پس جب نیت شوہر کی طرف سے ہوگی اور بے شک شوہر کے ہاتھ میں ہی جدائی (یعنی طلاق دینے) کا اختیار ہے تو ایسے نکاح سے عورت پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس نے وہ نیت ہی نہیں کی جو نکاح سے مقصود ہے اور وہ ہے بیوی کے ساتھ الفت و محبت اور طلب عفت و اولاد وغیرہ سمیت زندگی گزارنا۔ اس نکاح میں اس کی نیت نکاح کے بنیادی مقصد کے ہی خلاف ہے لہٰذا یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا۔

اور اگر (شوہر کے برخلاف) بیوی یا اس کے اولیاء کی (حلالے کی) نیت ہو تو (پھر نکاح کا کیا حکم ہے) یہ مسئلہ اختلاف ہے اور ابھی تک مجھے دونوں اقوال میں سے زیادہ صحیح کا علم نہیں ہو سکا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ نکاح حلالہ حرام نکاح ہے اور یہ (عورت کو) پہلے شوہر کے لیے حلال ہونے کا فائدہ نہیں دیتا کیونکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ (شیخ ابن عثیمین)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 153

محدث فتویٰ